# سخنان

## مؤسس خاندان اجتہاد

استاذ الکل فی الکل حضرت محیی الملۃ والدین مولانا المولوی السید دلدار علی الملقب بہ غفران مآب طاب ثراہ جدّ خاندان اجتہاد لکھنؤ بن سید محمد معین نصیر آبادی بن سید عبدالہادی بن سید ابراہیم بن سید طالب بن سید مصطفی بن سید محمود بن سید ابراہیم بن سید جلال الدین بن سید زکریا جائسی (فاتح دوم نصیر آباد بعہد شیر شاہ سوری۔ اس وقت تک نصیر آباد کا نام پٹاک پور تھا۔ کہ منجملہ ۷۶۰ دیہات متعلقہ جائس سے ایک تھا۔ یہ زمانہ جائس میں ملک محمد جائسی مصنفف پدماوت کا ثابت ہوتا ہے) سید زکریا جائسی النصیر آبادی بن سید خضر جائسی بن سید تاج الدین بن سید نصیر الدین (فاتح اول نصیر آباد، در ۴۴۰ھ وبقولے ۴۸۰ھ) بن سید علیم الدین بن نواب اشرف الملک سید شرف الدین والیٔ جائس متوفی ۴۲۴ھ بن فقیہ العصر ملا نواب نجم الملک سید محمد نجم الدین نقوی سبزواری (فاتح وڈیانگر، جائس) راس الجیش سید سالار مسعود غازی ۴۱۸ھ وبقولے ۴۱۹ھ (کہ بعالم جہاد بمقام کاشی بنارس در ۴۱۹ھ ہمراہ برادر خرد سید جمال الدین بدرجہ شہادت فائز گردید، مزارش مرجع خاص وعام است) بن میر میران سید علی فاتح گوپامئو بن سید ابوعلی سبزواری بن سید ابویعلی (ابوعلی) محمد الدلّال الفخار کہ در سبزوار طرح استقامت نمودہ، بن ابی طالب حمزۃ بن سید محمد بقولے محمد الدلّال الفخار کہ مزارش در دوجیل عراقِ عرب مرجع عرب است بن سید طاہر بن جعفر تواب بن حضرت امام علی نقی علیہ الصلوٰۃ والسلام۔

حضرت غفران مآبؒ کی ولادت باسعادت بمقام نصیر آباد شب جمعہ ۱۷ / ربیع الثانی ۱۱۶۶ھ مطابق ۱۷۵۲ء کو ہوئی۔ اس زمانہ میں اودھ میں ابوالمنصور نواب صفدر جنگ وزیر المما لک کا زمانہ تھا جو احمد شاہ بادشاہ مغلیہ کی طرف سے وزیر المما لک تھے۔ اور ملّا سید عصمت اللہ جائسی صدر الصدور دہلی تھے۔ اور قاضی القضاۃ سید نعمت اللہ جائس میں قاضی تھے۔ ابتدائے تعلیم کے لئے حضرت غفران مآبؒ سید دلدار علی جائس جایا کرتے تھے۔ ایک دن راستہ میں ایک درخت سے آواز آئی کہ ''دلدار علی تحصیل علم کے لئے جاؤ'' اس کے بعد الہ آباد، سندیلہ، بریلی میں علوم عقلیہ میں دستگاہ حاصل کی۔ شاہ جہاں آباد میں مولوی عبدالعلی سے مباحثہ ہوا۔ ۱۱۹۳ھ میں آپ کے والد بزرگوار نے انتقال کیا اور آپ نے سفر عتبات عالیات عراق اختیار کیا۔ جناب سرکار آقا محمد باقر بہبہانی طاب ثراہ سے کربلائے معلّٰی میں، اور جناب بحر العلوم آقا سید مہدی طباطبائی سے نجف اشرف میں استفادہ کیا۔ پھر کربلائے معلّٰی آئے اور آقا سید محمد مہدی شہرستانی سے تحصیل علوم کی۔ ۱۱۹۴ھ میں کاظمین سے مشہد مقدس زیارت کو گئے۔ وہاں جناب سرکار آقا محمد مہدی بن ہدایت اللہ اصفہانی شہید رابع طاب ثراہ سے، وہاں سے وطن واپس ہوئے۔ لکھنؤ میں نواب سرفراز الدولہ حسن رضا خاں ناظم الملک ظفر جنگ وزیر المما لک کے یہاں مقیم ہوئے۔ یہ زمانہ نواب آصف الدولہ بہادر کا تھا۔ تحریک نماز جماعت کی پیش تھی جس کے لئے جائس سے علامہ ملا سید فضل حسین کی طلبی ہوئی تھی لیکن چونکہ ہندوستان کے پہلے مجتہد اور مجدد اعظم و مصلح اکرم

عراق سے واپس آ چکے تھے لہٰذا نظر عاطفت معروضۂ نواب سرفراز الدولہ حسن رضا خان پر نواب آصف الدولہ کی حضرت غفران مآبؒ کی طرف ملتفت ہوئی۔ ممدوح نے نماز ظہرین ۱۳؍رجب ۱۲۰۰ھ روز جمعہ کو قصر نواب سرفراز الدولہ مذکور میں اور نماز جمعہ ۲۷؍رجب کو اسی قصر میں پڑھائی کہ اس سے پہلے نماز جمعہ و جماعت شمالی ہند کیا ہند کے اندر جاری نہ تھی۔ خود نواب آصف الدولہ بہادر شریک جماعت وموعظہ ہوتے حضرت غفران مآب کی مہر ۱۲۰۱ھ کی چھوٹی چوکور سید دلدار علی کے نام سے اس زمانے کے فتاویٰ پر پائی جاتی ہے۔ تصانیف وتالیفات میں ۳۰؍کتابیں موجود ہیں جن میں عماد الاسلام اور ذوالفقار وغیرہ کا کیا کہنا۔ لاجواب ہیں۔ اثارۃ الاحزان مصائب حضرت سید الشہداءؑ میں بعنوان معتبر تحریر فرمایا اور نجات لسائلین مجموعۂ فتاوائے حضرت غفران مآبؒ جمع کردہ مولانا سید اوصاف علی مرحوم سید انوی جائسی متوفی سیدانہ جائس ۲۶؍جمادی الثانی ۱۲۵۵ھ تلمیذ حضرت غفرانمآب بقلم مولوی سید اوصاف علی مرحوم مذکور مہر جائسی کے کتب خانہ جائس میں موجود ہے جس کے حاشیہ پر حضرت سلطان العلماء طاب ثراہ کی بعض تحریریں بھی ہیں۔ مہرؔ جائسی نے حضرت غفران مآبؒ کے اصلی دستخطی ومہری فتاویٰ اپنی تالیف ''باب الفتاویٰ'' میں جمع کردیئے ہیں جن کے ساتھ دیگر قدیم ترین علماء کے اصلی فتاویٰ بھی ہیں۔

اجازہ: یہ وہ اجازۂ اجتہاد ہے جو جناب غفران مآبؒ نے اپنے فرزند اکبر حضرت سلطان العلماء سید محمد رضوان مآب طاب ثراہ کے لئے تحریر فرمایا۔ ۴۶؍صفحہ پر ختم ہوا ہے۔ جس میں اپنی تعلیمات ہندوستانی وعراقی وایرانی ونیز واپسی ہند پر اپنے علمی کارناموں کو بالاجمال تحریر فرمایا ہے۔ اس کے علاوہ وصیت نامہ متعلق تولیت جائداد معہ تاریخ مابعد معہ تشریح معافیات درج ذیل ہے:

غفران مآب طاب ثراہ نے وصیت نامہ مورخہ ۲۳؍جمادی الاول ۱۲۳۵ھ کے ذریعہ اپنے فرزند اکبر رضوان مآبؒ سید محمد طاب ثراہ کو اپنا قائم مقام وولی عہد مقرر کیا اور تحریر فرمایا کہ آنجناب محاصل دیہات کہ بموجب سند حضرت جہاں پناہ خلد اللہ ملکہ نسلاً بعد نسل مقرر ہے ونیز معافیات بنام مقر اپنے قبضہ میں رکھ کر اپنی رائے سے صرف کریں۔ اور مصارف خود ونور چشمان کے حصے قرار دیں۔ اور مملوکات کہ قصبہ نصیر آباد ولکھنؤ میں ہیں ان میں چار سہم سید محمد وسید علی وسید حسن وسید حسین ہبہ وتملیک شدہ ہیں۔ اور ایک سہم بنام محمد ہادی ہے اور ایک سہم دو دختران کے نام ہے۔ جملہ چھ سہم اور امام باڑے کی زمین واقع لکھنؤ کو وقف علی الاولاد کیا کہ اس سے مستفید ہوں لیکن عمارت امام باڑہ کو عزاداری حضرت خامس آل عباؑ وطاعاتِ الٰہی وسکونت طلبہ علوم دین ودیگر امور خیر کے لئے وقف فرمایا۔ متولی سلطان العلماء سید محمد کو کیا اور ان کے بعد اولاد الاولاد میں جو صلاح وتقویٰ وعلم وفضل میں دوسروں پر فضیلت رکھتا ہو۔ اور مذہب شیعہ اثناعشری پر ہو۔ اور کتب خانہ کی تولیت اپنی زندگی بھر خود، اس کے بعد سید محمدؒ، اس کے بعد بہ شرائط مذکورۂ بالا۔ اور صورت تساوی میں فیصلہ قرعہ اندازی پر رکھا۔ اور دعا تحریر فرمائی کہ حضرت مجیب الدعوات میری نسل میں علم وصلاح تا ظہور حضرت صاحبؑ الامر عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف باقی رکھے۔ حضرت غفران مآبؒ نے ۱۹؍رجب المرجب ۱۲۳۵ھ کو رحلت فرمائی اور اپنے امام باڑہ واقع لکھنؤ میں مدفون ہوئے۔

سید مصطفی حسین نقوی اسیفؔ جائسی
مدیر ماہنامہ ''شعاعِ عمل'' مؤسسۂ نور ہدایت حسینیۂ غفران مآبؒ، لکھنؤ